

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں۔

ایک شخص استمناء بالید (ہاتھ سے منی خارج کرنا) کی بری عادت میں مبتلا تھے۔ اس عادت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اس نے یوں کہا، ”اگر دو بار میں نے یہ کام کیا تو میری جو بیوی ہوگی اس کو تین طلاق“ اب اگر بعد میں اس نے بیوی کے ساتھ جماع کی، تو اس سے طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں؟
اسمستفتی: ساجد خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب باسم ملهم الصواب:

صورت مسؤلہ میں طلاق کو مشیت زنی کے ساتھ معلق کیا ہے، اور اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنا مشیت زنی نہیں ہے۔ لہذا اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنے سے وہ مطلقہ نہیں ہوتی ہے۔

المختصر القدوری ۱۴۲

وإذا أضاف الطلاق الى النكاح وقع عقيب النكاح مثل أن يقول: إن تزوجتك فأنت طالق أو قال كل امرأة أتزوجها فهي طالق وإذا أضافه الى شرط وقع عقيب الشرط مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق -

الهدایہ ۲/۸۰

وإذا أضافه الى النكاح وقع عقيب النكاح مثل أن يقول لامرأة: إن تزوجتك فأنت طالق أو كل امرأة أتزوجها فهي طالق وإذا أضافه الى شرط وقع عقيب الشرط مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق -

سبحر الرائق ۴/۴

وإذا أضاف الطلاق الى النكاح يقع عقيب النكاح مثل أن يقول لامرأة إن تزوجتك فأنت طالق -

الفتاوى الهندية ۱/۴۲۰

وإذا أضاف الطلاق الى النكاح وقع عقيب النكاح نحو أن يقول: إن تزوجتك فأنت طالق أو كل امرأة أتزوجها فهي طالق وإذا أضافه الى شرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً مثل أن يقول لامرأته إن دخلت الدار فأنت طالق -



واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب
کتبہ: محمد عارف عرفان
جامعہ دارالعلوم صدیقیہ
صدیقیہ روڈ جنک اسٹاپ کراچی